

فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط: 14)



تمام دنوں کا سردار

(مع دیگر دلچسپ سوال جواب)

جمعہ

ہفتہ

اتوار

پیر

منگل

بدھ

جمعرات

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

یہ رسالہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَویؒ کے مدنی مذاکرے کی روشنی میں مجلس المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ کی طرف سے نئے مواد کے کافی اضافے کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔



پہلے اسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک و دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، علم و حکمت سے معمور مدنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی و قافو قافو مختلف مقامات پر ہونے والے مدنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طب، اخلاقیات و اسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دلچسپ اور علم و حکمت سے لبریز مدنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیۃ کا شعبہ ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ ان مدنی مذاکرات کو کافی ترانیم و اضافوں کے ساتھ ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علم دین کا جذبہ بھی بیدار ہوگا۔

اس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُر خلوص دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

۶ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ / 24 جون 2015ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تمام دنوں کا سردار

(مع دیگر دلچسپ سوال و جواب)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۳۲ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے۔

اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

رحمتِ عالمیان، کئی مدنی سلطان، سرورِ ذیشان، سردارِ دو جہان، محبوبِ
رحمن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تَقَرُّبِ نشان ہے: ”بروزِ قیامت لوگوں
میں سے میرے قریب تر وہ ہو گا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرودِ پاک پڑھے
ہوں گے۔“ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جُمُعۃ المبارک کے فضائل

عرض: جُمُعۃ المبارک کے دن کے کچھ فضائل بیان فرمادیجیے تاکہ جُمُعۃ المبارک کی
عظمت ہمارے دلوں میں مزید اجاگر ہو جائے؟

دینہ

1..... ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ... الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۳۸۴

ارشاد: ”جُمُعۃ المبارک کے بے شمار فضائل ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جُمُعہ کے نام کی ایک پوری سورت ”سورۃُ الجُمُعہ“ نازل فرمائی ہے جو قرآنِ کریم کے اٹھائیسویں پارے میں جگہ گارہی ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں اس دن کے بہت فضائل بیان ہوئے ہیں چنانچہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جُمُعہ کا دن تمام دِنوں کا سردار ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک عِندُ الْأَضْحٰی اور عِندُ الْفَطْرِ سے بڑا ہے، اس میں پانچِ حصّلتیں ہیں: (۱) اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم (عَلٰی سَیِّبَتَاہُ وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو پیدا کیا اور (۲) اسی میں انہیں زمین پر اتارا اور (۳) اسی میں انہیں وفات دی اور (۴) اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اُس وقت جس چیز کا سُوال کرے گا وہ اُسے دے گا جب تک حرام کا سُوال نہ کرے اور (۵) اسی دن میں قیامت قائم ہوگی۔ کوئی مُقَرَّبِ فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جُمُعہ کے دِن سے ڈر تانہ ہو۔^(۱)

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُزَنِّہُ عَنِ الْغُیُوبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دینہ

① ابنِ ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب فی فضل الجمعة، ۸/۲، حدیث: ۱۰۸۴

نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ کسی مسلمان کو جمعہ کے دن بے مغفرت کئے نہ چھوڑے گا۔⁽¹⁾

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان خوشبودار ہے: جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں کوئی گھنٹہ ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہو، جن پر جہنم واجب ہو گیا تھا۔⁽²⁾

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر وَرَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور پاک، صاحبِ کولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا، اللہ تعالیٰ اسے فتنہ قبر سے بچالے گا۔⁽³⁾

تاجدارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو روزِ جمعہ یا شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب) مرے گا عذابِ قبر سے بچا لیا جائے گا اور قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اُس

دینہ

① مُفْجَمِ اَوْسَط، من اسمہ عبد المالك، ۳/۳۵۱، حدیث: ۳۸۱۷

② مُسْتَدَانِی یَعْلٰی، مسند انس بن مالک، ۳/۲۱۹، حدیث: ۳۳۲۱

③ تَرْمِذِی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی من مات یوم الجمعة، ۲/۳۳۹، حدیث: ۱۰۷۶

پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔^(۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہمیں جُمُعۃ المبارک کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ افسوس! ہم ناقد رے اس مبارک دن کو بھی عام دنوں کی طرح غفلت میں گزار دیتے ہیں حالانکہ جُمُعہ عید کا دن ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے (یعنی جمعہ کو) مسلمانوں کے لیے عید کا دن بنایا ہے تو جو شخص جمعہ میں آئے وہ غسل کرے اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک کرے۔^(۲) جُمُعہ کو بروز قیامت روشن و حسین صورت میں اُٹھایا جائے گا اور اہل جنت دُلہن کی طرح اس کا گھیرا کیے ہونگے۔^(۳) جُمُعہ کے روز جہنم کی آگ نہیں سُلگائی جاتی اور اس کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ جُمُعہ کے روز مرنے والا خوش نصیب مسلمان شہید کا رتبہ پاتا ہے اور عذابِ قبر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔^(۴) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس مبارک دن کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ امین بِجَاہِ دینہ

① حلیۃ الأولیاء، محمد بن المنکدر، ۱۸۱/۳، حدیث: ۳۶۲۹

② ابن ماجہ، کتاب إقامة الصلاة والسنة فیہا، باب ما جاء فی الزینۃ یوم الجمعة، ۱۶/۲، حدیث: ۱۰۹۸

③ عمدۃ القاری، کتاب الأذان، باب فضل التأذین، تحت الحدیث: ۶۰۸، ۱۵۹/۴

④ مرقاة المفاتیح، کتاب الصلاة، باب الجمعة، الفصل الثالث، تحت الحدیث: ۱۳۶۷، ۳/۴۶۱ مأخوذاً

النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

جمعہ کے دن نیکی کا ثواب

عرض: کیا جمعہ کے دن نیکیوں کا ثواب بھی بڑھا دیا جاتا ہے؟

ارشاد: جی ہاں۔ جمعۃ المبارک کے دن نیکیوں کا اجر و ثواب بڑھا دیا جاتا ہے جیسا کہ مفسرِ شہیر، حکیمُ الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْخَنَانِ فرماتے ہیں: جمعہ کی ایک نیکی ستر کے برابر ہوتی ہے اسی لیے جمعہ کا حج، حج اکبر کہلاتا ہے اور اس کا ثواب ستر حج کا (ہے)۔⁽¹⁾

جمعہ کے دن جہنم نہیں بھڑکایا جاتا

عرض: کیا کوئی ایسا بھی دن ہے جس دن جہنم نہ بھڑکایا جاتا ہو؟

ارشاد: جی ہاں۔ جمعۃ المبارک کے روز جہنم نہیں بھڑکایا جاتا جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنْزَلَةُ عَنِ الْغُيُوبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ فرحت نشان ہے: سوائے روزِ جمعہ کے جہنم (ہر روز) بھڑکایا جاتا ہے۔⁽²⁾

خطبہ جمعہ کے آداب

عرض: خطبہ جمعہ کے کچھ آداب بیان فرما دیجیے نیز کیا رکاح کا خطبہ سننا بھی ضروری

①..... مرآة المناجیح، ۲/۱۰۶

②..... أبوداود، کتاب الصلاة، باب الصلاة يوم الجمعة قبل الزوال، ۱/۴۰۳، حدیث: ۱۰۸۳

ہوتا ہے؟

ارشاد: جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا، سلام و جواب سلام وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ اُمْرُ بِالْمَعْرُوفِ (نیکی کی دعوت دینا بھی)، ہاں خطیب اُمْرُ بِالْمَعْرُوفِ کر سکتا ہے۔ جب خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چُپ رہنا فرض ہے، جو لوگ امام سے دُور ہوں کہ خطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی انہیں بھی چُپ رہنا واجب ہے اگر کسی کو بُری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں زَبان سے ناجائز ہے۔⁽¹⁾

رہی بات نکاح کا خطبہ سننے کی توجس طرح اور خطبوں کا سننا واجب ہے ایسے ہی نکاح کا خطبہ سننا بھی واجب ہے چنانچہ فقہ حنفی کی مشہور و معروف کتاب دُرِّ مختار میں ہے: خطبہ جمعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجب ہے مثلاً خطبہ عیدین و نکاح وغیرہ۔⁽²⁾

قیامتِ جمعہ کے روز قائم ہوگی

عرض: کیا یہ دُرست ہے کہ قیامتِ جمعہ کے روز قائم ہوگی؟

دینہ

①..... بہارِ شریعت، ۱/۷۷۴، حصہ ۴

②..... دُرِّ مختار، کتاب الصلاة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ۳/۴۰

ارشاد: جی ہاں۔ قیامتِ جمعۃ المبارک کے روز قائم ہوگی جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنزِلُ عَنِ الْغُیُوبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ غیب نشان ہے: قیامتِ جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن صُبح کے وقت سورج طلوع ہونے تک قیامت کے خوف سے چیختا نہ ہو، سوائے آدمی اور جن کے۔^(۱) ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا: بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا، جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم (عَلٰی سَیِّدِنَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) پیدا کئے گئے اور اسی میں جنت میں داخل کئے گئے اور اسی میں جنت سے اُترنے کا انہیں حکم ہوا اور قیامتِ جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔^(۲) ایک روایت میں اتنا زائد ہے: اسی دن میں قیامت قائم ہوگی، کوئی فرشتہ مُقَرَّب، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے نہ ڈرتا ہو۔^(۳)

علم اور علما کی اہمیت

عرض: اکثر دیکھا گیا ہے کہ آپ علمائے کرام کَثَرَتُہُمُ اللہُ السَّلَام کا نہ صرف خود ادب و

دینہ

① مُوطَّأ امام مالک، کتاب الجمعة، باب ما جاء في الساعة... الخ، ۱/ ۱۱۵-۱۱۶، حدیث: ۲۴۶

② مُسْلِم، کتاب الجمعة، باب فضل يوم الجمعة، ص ۴۲۵، حدیث: ۸۵۴

③ ابن ماجہ، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب فضل الجمعة، ۸/ ۲، حدیث: ۱۰۸۴

احترام فرماتے ہیں بلکہ وقفاً و قنادوسروں کو بھی اس کی تلقین فرماتے رہتے ہیں، اس بارے میں کچھ مدنی پھول ارشاد فرما دیجیے تاکہ اس کی ضرورت و اہمیت ہم پر بھی واضح ہو جائے۔

ارشاد: اسلام میں علم اور علما کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ علم دین انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی میراث ہے اور علمائے دین کَثُرُہُمُ اللہُ الْبَرِّینِ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علم کے وارث اور جانشین ہیں جیسا کہ خاتم النبیین، صاحبِ قرآنِ مُبِین، محبوبِ ربِّ العلَیِّین، جنابِ صادق و امین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: علماؤِ دنیا کے چراغ اور انبیائے کرام (عَلِیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے جانشین ہیں، میرے اور مجھ سے پہلے تمام انبیا (عَلِیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے وارث ہیں۔^(۱) ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا: علما کی عزت کرو اس لیے کہ وہ انبیا (عَلِیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے وارث ہیں تو جس نے ان کی عزت کی تحقیق اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی عزت کی۔^(۲)

علم و علما کی اہمیت و افادیت کا کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ اسلامی عقائد و

دینہ

① جامع صغیر، حرف العین، ص ۳۵۲، حدیث: ۵۷۰۳

② جامع (الاحادیث، حرف الهمزة، ۶۱/۲، حدیث: ۳۸۹۰

عبادات کی معرفت، حلال و حرام، جائز و ناجائز، نیکی و بدی، ثواب و گناہ میں تمیز، طہارت، نماز، روزے، زکوٰۃ اور حج کی صحیح ادائیگی اسی علم کی بدولت حاصل ہوتی ہے، اس کے علاوہ ہر قسم کے معاشی و معاشرتی معاملات کی شریعت کے مطابق بجا آوری وغیرہ سب علمِ دین ہی کے سبب ہے، اسی علم کی برکت سے ہماری مساجد آباد ہیں، اگر علمِ دین کے مدارس و جامعات ختم کر دیئے جائیں تو مسلمان کفریہ عقائد میں مبتلا ہو جائیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کا صحیح طریقہ جو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسلمانوں کو تعلیم فرمایا ہے وہ نہیں جان پائیں گے، حلال و حرام، جائز و ناجائز، نیکی و بدی سے بالکل ناواقف ہو جائیں گے یہاں تک کہ مساجد ویران ہو جائیں گی اور اسلام کی رونق ختم ہو جائے گی لہذا مسلمانوں کو مسلمان باقی رکھنے اور دینِ اسلام کی تعلیمات سے بہرہ ور کرنے کے لیے علمِ دین کی اتنی ہی سخت ضرورت ہے جتنی سخت ضرورت زمین کی دُستی کے لیے بارش کی ہوتی ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنَا عَلَّامَہ ابنِ حجر عسقلانی قُدِّسَ سِرُّہُ التَّوَرَانِ فرماتے ہیں: جیسے بارش مُردہ شہر میں زندگی پیدا کر دیتی ہے ایسے ہی علمِ دین مُردہ دل میں زندگی ڈال دیتا ہے۔^(۱)

دینہ

① فَتَحُ الْبَارِئِ، کتاب العلم، باب فضل من علِم وعَلَّم، تحت الحدیث: ۷۹، ۱۶۱/۲

یہی وہ علم ہے جس کے بارے میں سرکارِ مدینہ منورہ، سرِ دارِ مکہ مکرمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: علمِ دینِ اسلام کی زندگی اور ایمان کا ستون ہے اور جس نے یہ علم سکھایا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے اجر کو مکمل فرما دے گا اور جس نے یہ علم سیکھا اور اس پر عمل کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے وہ علم بھی سکھا دے گا جو وہ نہیں جانتا۔^(۱) ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا: علمِ دین میری میراث ہے اور جو مجھ سے پہلے انبیاء گزرے ہیں ان کی میراث ہے پس جو بھی میرا وارث ہوگا، جنت میں جائے گا۔^(۲)

علمِ دین کی ان فضیلتوں اور برکتوں کا حصول علمائے کرام کَثَرُہُمُ اللہُ السَّلَام کے ذریعے ہی ممکن ہے، انہی کی بدولت ہم علمِ دین حاصل کر کے نفس و شیطان کے مکر و فریب سے بچتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات پر عمل کر کے اپنی قبر و آخرت کو سنوار سکتے ہیں لہذا علمائے اہلسنت سے ہر دم وابستہ رہیے۔ کاش! یہ مَدَنی پھول ہر دعوتِ اسلامی والے کی نَسْ نَس میں رچ بس جائے کہ ”علماء کو ہماری نہیں بلکہ ہمیں علمائے اہلسنت کی ضرورت ہے۔“ یہی وجوہات

دینہ

① جامع صغیر، فصل فی المحلی بآل من هذا الحرف، ص ۵۲، حدیث: ۵۷۱۱

② مُسْنَدُ الْاِمَامِ اَبِي حَنِيفَةَ، باب الالف، روایتہ عن اسماعیل بن عبد الملک، ص ۷۵

ہیں جن کی وجہ سے میں نہ صرف خود علمائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْہُمْ السَّلَام کا آدب و احترام کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں بلکہ وقتاً فوقتاً دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتا رہتا ہوں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: عالمِ دین ہر مسلمان کے حق میں عموماً اور اُستادِ علم دین اپنے شاگرد کے حق میں خصوصاً نائبِ حضور پر نور سیدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے۔^(۱)

مجھ کو اے عطارِ سنی عالموں سے پیار ہے

اِنْ شَاءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے (وسائلِ بخشش)

علماء کو بُرا بھلا کہنے والے کے بارے میں حکم

عرض: علمائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْہُمْ السَّلَام کو بُرا بھلا کہنے والے کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

ارشاد: علمائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْہُمْ السَّلَام کو بُرا بھلا کہنے والے کے بارے میں حکم شرعی بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اگر عالم کو اس لئے بُرا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے اور اگر بوجہِ علم اس کی تعظیم دینے

فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دُنیوی خصوصیت (یعنی دشمنی) کے باعث بُرا کہتا ہے، گالی دیتا تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق، فاجر ہے اور اگر بے سبب (بلا وجہ) رنج رکھتا ہے تو مَرِيضُ الْقَلْبِ حَبِیْثُ الْبَاطِن (دل کا مریض اور ناپاک باطن والا) ہے اور اُس کے کُفر کا اندیشہ ہے۔⁽¹⁾

حضرت سیدنا امام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی تفسیر کبیر میں نقل فرماتے ہیں: جس نے عالمِ دین کی توہین کی، تحقیق اس نے علمِ دین کی توہین کی اور جس نے علمِ دین کی توہین کی، تحقیق اس نے نبی کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوٰۃِ وَالتَّسْلِیْمِ کی توہین کی۔⁽²⁾ مزید فرماتے ہیں: جس نے عالم کو حقیر سمجھا، اُس نے اپنے دین کو ہلاک کیا۔⁽³⁾

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ علمائے اہلسنت سے عقیدت و محبت رکھے اور ان کے ساتھ بُغض و عداوت رکھنے سے ہر دم بچتا رہے کہ خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے: جو بغیر کسی ظاہری وجہ کے عالمِ دین سے بُغض رکھے اس پر کُفر کا خوف ہے۔⁽⁴⁾ اسی طرح بلا اجازت

دینہ

① فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۱۲۹

② تفسیر کبیر، پ، ۱، البقرة، تحت الآیة: ۳۰، ۱/۴۰۸

③ تفسیر کبیر، پ، ۱، البقرة، تحت الآیة: ۳۰، ۱/۴۱۱

④ خلاصۃ الفتاویٰ، کتاب الفاظ الکفر، الفصل الثانی... الخ، الجنس الثامن، ۴/۳۸۸

شرعی ان کے کردار اور عمل پر تنقید کر کے غیبت کے گناہِ کبیرہ میں نہ پڑے کہ حضرت سیدنا ابو حفص الکبیر عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ اَنْدَرِ فرماتے ہیں: جس نے کسی فقیہ کی غیبت کی تو قیامت کے روز اُس کے چہرے پر لکھا ہوگا، یہ اللہ کی رَحمت سے مایوس ہے۔⁽¹⁾ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علمائے اہلسنت کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم⁽²⁾

کوئی عالم صاحب غصے میں آکر جھاڑ دیں تو؟

عرض: اگر کوئی عالم صاحب غصے میں آکر جھاڑ دیں تو کیا ان کی بد اخلاقی کی گرفت نہ کی جائے؟

ارشاد: اگر کوئی عالم صاحب غصے میں آکر جھاڑ دیں تو ایسے موقع پر ان کی گرفت دینہ

①..... مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ، الباب العشرون فی بیان الغیبة والنمیمۃ، ص ۷۱

②..... شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ علمائے اہلسنت سے بے حد عقیدت و محبت رکھتے ہیں اور نہ صرف خود ان کی تعظیم کرتے ہیں بلکہ اگر کوئی آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ کے سامنے علمائے اہلسنت کے بارے میں کوئی نازیبا کلمہ کہہ دے تو اس پر سخت ناراض ہوتے ہیں۔ ایک موقع پر کسی نے ٹیلیفون پر بعض علمائے اہلسنت کے بارے میں سخت نازیبا کلمات کہے۔ اس پر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ نے سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اُسے توبہ کرنے کی تاکید کی اور اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ کے فرامین سے آگاہ کیا۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

کرنے کے بجائے اپنے اوپر غور کر لیجیے ہو سکتا ہے کہ آپ کی کسی کوتاہی کی وجہ سے انہیں غصّہ آیا ہو یا وہ کسی وجہ سے پریشان ہوں اور بقاضائے بشریت غصّے میں آگئے ہوں لہذا علمی معاملات میں ان کے احسانات اپنے اوپر یاد کر کے درگزر سے کام لیجیے کہ درگزر کرنے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے چنانچہ حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: جس شخص نے قدرت کے باوجود کسی کو معاف کیا، اللہ عزّوجلّ بروزِ قیامت اُسے معاف فرمادے گا۔⁽¹⁾

اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: اکابرِ صدیقین (رحمہم اللہ النبین) نے فرمایا: ”یعنی ہم بھی بشر ہیں بشر کا سا غصّہ ہمیں بھی آتا ہے جب اسے دیکھو (یعنی جب ہمیں غصّے میں دیکھو) تو اس وقت ہمیں چھیڑو نہیں بلکہ الگ ہٹ جاؤ“ اور بالفرض یہ بھی نہ سہی بلکہ بلا وجہ محض اس سے کج خلقی (یعنی بد اخلاقی) کی تو ضرور اس کا الزام اس عالم پر ہے مگر اسے اس کی خطا گیری (یعنی بھول نکالنا) اور اس پر اعتراض حرام ہے اور اس کے سبب

دینہ

1..... مُعْجَمِ کَبِیر، مَکْھُولُ الشَّامِی عن ابی أُمَامَة، ۱۲۸/۸، حدیث: ۷۵۸۵

رہنمائے دین سے کنارہ کش ہونا اور استفادہٴ مسائل (یعنی مسائل سیکھنا) چھوڑ دینا اس کے حق میں زہر ہے اس کا کیا نقصان، حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”عالم اگر اپنے علم پر عمل نہ کرے جب (تو) اس کی مثال شمع کی ہے کہ آپ جلے اور تمہیں روشنی دے۔“ یہ سب اس صورت میں ہے کہ وہ عالم حقیقتِ عالمِ دین، سنی صحیح العقیدہ، ہادی راہِ یقین (سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرنے والا) ہو ورنہ اگر سنی نہیں تو کتنا ہی خلیق (یعنی اچھے اخلاق والا) کتنا ہی متواضع (عاجزی و انکساری کرنے والا) کتنا ہی خوش مزاج بنے نائبِ ابلیس ہے اس سے کنارہ کشی فرض ہے اور اس سے فتویٰ پوچھنا حرام۔⁽¹⁾

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ عالمِ دین کی کسی خطا کی وجہ سے بدظن ہو کر اس کی صحبت سے دور نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی اس کی مخالفت کرنی چاہیے کہ یہ اس کے حق میں زہرِ قاتل ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ عالمِ دین کے یہ فضائل اور اس کی صحبت کی یہ برکتیں اسی صورت میں ہیں جبکہ وہ عالمِ دین، سنی، صحیح العقیدہ ہو، رہا بد مذہب عالم کا معاملہ تو اس کے سائے سے بھی دور بھاگنا چاہیے کہ اُس کی تعظیم حرام اور اُس کی صحبت ایمان کے

دینہ

1..... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۱۱

لیے زہر قاتل ہے۔ شیطان بھی بہت بڑا عالم اور مُعَلِّمُ الْبَلْکُوت (یعنی فرشتوں کا استاد) تھا مگر اب علمائے سوء کا سردار ہے جس سے ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھ کر پناہ مانگی جاتی ہے اور ”وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“ پڑھ کر اسے بھگایا جاتا ہے۔

کر سچن کے جنازے میں شرکت کرنا

عرض: کسی کے کر سچن دوست کے والد کا انتقال ہو جائے تو کیا وہ اُس کے جنازے میں جاسکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد: کر سچن بلکہ کسی بھی کافر سے مسلمان کو دوستی رکھنا ممنوع و حرام ہے چنانچہ پارہ 6 سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 51 میں خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا
الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۚ
بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وََمَنْ
يَتَوَلَّهُمْ فإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظَّالِمِينَ ﴿٥١﴾

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔

لہذا مسلمان کو کسی بھی کافر سے دوستی نہیں رکھنی چاہیے کہ یہ ناجائز و حرام ہے۔ اب رہی بات جنازے میں شرکت کرنے کی تو اگر مرنے والا کافر تھا تو اُس کے جنازے میں شریک نہیں ہو سکتے کیونکہ قرآن پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ ہدایت نشان ہے:

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ تَرْجُو كُنْزَ الْإِيمَانِ: اور ان میں سے کسی کی
أَبْدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِہٖ^ط میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا نہ اس کی قبر پر
(پ ۱۰، التوبہ: ۸۴) کھڑے ہونا۔

اس آیت مبارکہ کے تحت صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافر کے جنازے کی نماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافر کی قبر پر دفن و زیارت کے لئے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے۔ جس شخص کے مؤمن یا کافر ہونے میں شبہ ہو اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھی جائے۔ جب کوئی کافر مر جائے اور اس کا ولی مسلمان ہو تو اس کو چاہیے کہ بطریقِ مسنون غسل نہ دے بلکہ نجاست کی طرح اس پر پانی بہا دے اور نہ کفنِ مسنون دے بلکہ اتنے کپڑے میں لپیٹ دے جس سے ستر چھپ جائے اور نہ سنتِ طریقہ پر

دفن کرے اور نہ بطریقِ سنت قبر بنائے صرف گڑھا کھود کر دبا دے۔^(۱)

اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ نَشَاو فرماتے ہیں: بیشک اُس (عیسائی) کے جنازہ کی نماز اور مسلمانوں کی طرح اس کی تجہیز و تکفین سب حرام قطعی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّا تَابَدَ وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ﴾ (پ ۱۰، التوبہ: ۸۴) ترجمہ کنز الایمان: ”اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔“ مگر نماز پڑھنے والے اگر اس کی نصرا نیت پر مُتَّطَلع نہ تھے اور بربنائے علم سابق اسے مسلمان سمجھتے تھے، نہ اس کی تجہیز و تکفین و نماز تک اُن کے نزدیک اس شخص کا نصرانی ہو جانا ثابت ہوا، تو اُن افعال میں وہ اب بھی معذور و بے قصور ہیں کہ جب اُن کی دانشت (سمجھ) میں وہ مسلمان تھا اُن پر یہ افعال بجالانے بزعم خود شرعاً لازم تھے، ہاں اگر یہ بھی اس کی عیسائیت سے خبردار تھے پھر نماز و تجہیز و تکفین کے مُرتکب ہوئے قطعاً سخت گنہ گار اور وبالِ کبیر میں گرفتار ہوئے۔ البتہ اگر ثابت ہو جائے کہ اُنہوں نے اُسے نصرانی جان کر نہ صرف بوجہ حماقت و جہالت کسی غرضِ دنیوی کی نیت سے بلکہ خود اسے بوجہ

دینہ

۱..... خَزَائِنُ الْعِرْفَان، پ ۱۰، التوبہ، تحت الآیۃ: ۸۴، ملاحظاً

نصرانیت مستحقِ تعظیم و قابلِ تجہیز و تکفین و نمازِ جنازہ تصور کیا تو بیشک جس جس کا ایسا خیال ہو گا وہ سب بھی کافر و مرتد ہیں اور ان سے وہی معاملہ برتنا واجب جو مُرتدین سے برتا جائے اور ان کی شرکت کسی اور طرح روا نہیں اور شریک و معاون سب گنہگار۔^(۱)

کافر کو مرحوم کہنا کیسا؟

عرض: کافر کو مرحوم کہنا یا مرنے کے بعد اُس کے لیے بخشش کی دُعا کرنا کیسا ہے؟
 ارشاد: دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 185 پر ہے: ”جو کسی کافر کے لیے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے، یا کسی مُردہ مُرتد کو مرحوم یا مَغفُور کہے، وہ خود کافر ہے۔“ فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 228 پر ہے: کافر کے لئے دُعا مغفرت و فاتحہ خوانی کفرِ خالص و تکذیبِ قرآنِ عظیم ہے۔

مَسْبُوقِ اِمَام کے ساتھ سلام پھیر دے تو؟

عرض: مَسْبُوق نے اپنی بقیہ رکعتیں پوری کرنے کے بجائے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو اب کیا کرے؟

ارشاد: دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات

۱..... فتاویٰ رضویہ، ۹/۷۰ المتقطاً

پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 716 پر ہے: مَسْبُوق^(۱) کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں اگر قصدِ پھیرے گا نماز جاتی رہے گی اور اگر سہواً پھیرا اور سلام امام کے ساتھ معاً بلا وقفہ تھا تو اس پر سجدہ سہو نہیں اور اگر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے اپنی نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔

جنت میں بلا حساب داخل ہونے والوں کی تعداد

عرض: کتنے افراد بے حساب داخلِ جنت ہوں گے؟

ارشاد: دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 71 پر ہے: ”چار ارب نوے کروڑ کی تعداد معلوم ہے، اس سے بہت زائد اور ہیں، جو اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے علم میں ہیں۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنْزَّہٌ عَنِ الْعُیُوبِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ وہ میری اُمت سے 70 ہزار افراد کو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا، ہر ہزار کے

دینہ

① مسبوق وہ ہے کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔ (بہارِ شریعت،

۱/ ۵۸۸، حصہ ۳)

ساتھ 70 ہزار اور ہوں گے اور میرے رب عَزَّوَجَلَّ کی مٹھیوں (جیسا کہ اس کے شایانِ شان ہے) سے تین مٹھیاں (مزید ہوں گے)۔⁽¹⁾ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان بے حساب جنت میں داخل ہونے والوں کا صدقہ ہمیں ایمان پر اِستقامت، سکرات میں سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت، قبر و حشر میں راحت اور اپنی رحمت سے بے حساب مغفرت سے نواز کر جنت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب

بخش بے پوچھے لُجائے کو لُجانا کیا ہے (حدائقِ بخشش)

سُنَّت کی تعریف

عرض: سُنَّت کسے کہتے ہیں؟

ارشاد: سُنَّت کے لغوی معنی ہیں طریقہ اور شریعت کی اصطلاح میں ”نبی کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ کے قول، فعل اور سُکُوت“⁽²⁾ کو سُنَّت کہتے ہیں اور صحابہ

دینہ

①..... مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد، مُسْنَدُ الْاَنْصَار، حَدِیْثُ ابْنِ اِمَامَةِ الْبَاہِلِی... الخ، ۳۰۶/۸، حدیث: ۲۲۳۶۶

②..... کسی نے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی موجودگی میں کوئی کام کیا یا بات کہی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے منع نہیں فرمایا بلکہ سکوت فرما کر اسے مقرر رکھا (تو اسے ”سُنَّتِ تقریری یا سکوت“ کہا جاتا ہے)۔ (نصابِ اصولِ حدیث مع افاداتِ رضویہ، ص ۲۷)

کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ کے اقوال و افعال پر بھی سُنّت کا لفظ بولا جاتا ہے۔“ (1)

سَمُنْدِر کے کنارے نیکر پہن کر نہانا

عرض: سَمُنْدِر کے کنارے لوگوں کا نیکر پہن کر نہانا کیسا ہے؟

ارشاد: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ (2) نیکر (KNICKER) پہن کر نہانے کی صورت میں مکمل گھٹنے بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رانوں کا کچھ حصہ بھی کھلا رہتا ہے جس سے سخت بے پردگی ہوتی ہے لہذا اس طرح دُوسروں کے سامنے اپنی رانیں یا گھٹنے کھولنا گناہ اور دُوسروں کو اس طرف نظر کرنا بھی گناہ ہے۔ مولائے کائنات، مولا مشکل کشا، علیُّ المُرْتَضٰی شیر خدا تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ پیکرِ شرم و حیا، محبوبِ کبریا، سَکّی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: نہ اپنی ران کھولو اور نہ کسی زندہ (اور) مردہ کی ران دیکھو۔ (3)

اس حدیثِ پاک کے تحت مُفسِّرِ شہیر، حکیم الامّت حضرت مفتی احمد یار خان

دینہ

①..... تُوْرُ الْاَنْوَار، ص 1۷۹

②..... بہارِ شریعت، ۱/ ۳۸۱، حصہ ۳

③..... ابنِ ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی غسل المیت، ۲/ ۲۰۰-۲۰۱، حدیث: ۱۲۶۰

عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: یعنی کسی کے سامنے ران نہ کھولو اور نہ بلا ضرورت تنہائی میں کھولو رب تعالیٰ سے شرم کرو کیونکہ ران ستر ہے اس سے آج کل کے نیکر پہننے والے عبرت پکڑیں جن کی آدھی رانیں کھلی ہوتی ہیں اور وہ بے تکلف لوگوں میں پھرتے ہیں اللہ تعالیٰ ایمانی غیرت نصیب کرے۔^(۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ گھٹنے اور رانیں ستر میں داخل ہیں اور ”لوگوں کے سامنے ریشتر کھولنا حرام ہے۔“^(۲) لہذا اگر کوئی نیکر پہن کر نہائے تو دوسرے لوگوں کے لیے لازم ہے کہ اُس کے کھلے ہوئے گھٹنوں اور رانوں کو دیکھنے سے اپنے آپ کو بچائیں۔

جہاں بد نگاہی ہوتی ہو وہاں سیر کیلئے جانا کیسا؟

عرض: کیا ایسی جگہ سیر کے لیے جاسکتے ہیں جہاں لوگ نیکر پہن کر تیراکی یا ورزش کرتے ہوں؟

ارشاد: ایسی جگہ سیر و تفریح کے لیے ہرگز نہ جایا جائے جہاں یقینی طور پر دوسروں کے کھلے ریشتر پر نظر پڑنے کا اندیشہ ہو مثلاً ساحل سمندر اور نہر پر جہاں لوگ نیکر پہن کر نہاتے ہیں ایسے ہی پارک یا کلب وغیرہ میں جہاں لوگ نیکر

دینے

①..... مرآۃ المناجیح، ۵/ ۱۸

②..... فتاویٰ رضویہ، ۳/ ۳۰۶

پہن کر دوڑ لگاتے یا ورزش کرتے ہیں کہ جس طرح ”(بلا حاجت شرعی) کسی کے سامنے شتر کھولنا حرام ہے۔“ (1) ایسے ہی بلا ضرورت کسی کے شتر کو دیکھنا بھی فقہائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللہُ السَّلَام نے حرام لکھا ہے۔ (2) سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو دیکھنے والے پر اور اس پر جس کی طرف دیکھا جائے۔ (3) اس روایت سے نیکر اور چڑی پہن کر نہانے، فُٹ بال، کبڈی وغیرہ کھیلنے اور ان کا تماشا دیکھنے والے بھی عبرت حاصل کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شرم و حیا کا پیکر بنائے اور اپنے ہر ہر عضو کا قفلِ مدینہ لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدنی قافلے میں سفر نہ کرنے کا ایک وسوسہ

عرض: اگر کوئی اسلامی بھائی اس وجہ سے مدنی قافلے میں سفر نہ کرتا ہو کہ ”مدنی قافلے میں ہر بار وہی سُنَّتیں اور دُعائیں سکھائی جاتی ہیں“ تو کیا کرنا چاہیے؟

ارشاد: مدنی قافلے میں بار بار وہی سنتیں اور دُعائیں سکھائی جاتی ہیں اس وجہ سے

دینہ

①..... ہدایۃ، کتاب الشہادات، باب من تقبل شہادۃ ومن لا تقبل، ۳/۱۲۳

②..... الْأَخْتِیَارُ لِتَعْلِیْلِ الْمُخْتَارِ، کتاب الکراہیۃ، ۲/۱۶۳ مآخوذاً

③..... شُعَبُ الْإِیْمَانِ، باب الحیاء، فصل فی الحمام، ۶/۱۶۲، حدیث: ۷۷۸۸

مدنی قافلے میں سفر نہ کرنا و سوسہ شیطانی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی مقصد سے ناواقف ہونے کا نتیجہ ہے۔ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی مقصد ”اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنا ہے۔“ اگر اس مدنی مقصد پر غور کر لیا جائے تو یہ شیطانی و سوسہ تارِ عنکبوت (یعنی مکڑی کے جالے) سے بھی زیادہ کمزور نظر آئے گا کیونکہ اس مدنی مقصد میں اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش بھی شامل ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ کوئی بھی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کی کماحقہ اصلاح ہو چکی ہے اب مزید اسے اصلاح کی حاجت نہیں، جب ایسا نہیں تو پھر یہ و سوسہ کیسا؟ اگر بالفرض کسی کو سنتیں اور دُعائیں یاد ہیں اور وہ ان پر عمل پیرا بھی ہے تو بہت اچھی بات ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں مزید برکتیں عطا فرمائے مگر یہ سوچ کر مدنی قافلے میں سفر نہ کرنا کہ مجھے تو تمام ضروری مسائل، سنتیں اور دُعائیں وغیرہ آتی ہیں، محض خوش فہمی یا غلط فہمی کا نتیجہ بھی ہو سکتا ہے کہ بسا اوقات بندہ یہ خیال کرتا ہے کہ میں عرصہ دراز سے یہ دُعائیں پڑھ رہا ہوں، سنتوں پر عمل کر رہا ہوں، مجھے تو یہ ساری چیزیں آزر ہیں مگر جب کوئی دوسرا اُن لے یا پوچھ لے تو بتانے میں غلطی کر جاتے ہیں یا

بتا ہی نہیں پاتے، اس بات کا اندازہ مدنی قافلے ہی کی اس مدنی بہار سے لگا لیجیے چنانچہ ”ایک مرتبہ نیوی کے ایک افسر نے عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی سعادت حاصل کی۔ دورانِ سفر اصلاح کی نیت سے دُعاۓ قنوت سنی گئی تو انہوں نے بہت سخت غلطی کی۔ جب اسلامی بھائی نے ان کی اصلاح کی تو کہنے لگے: اس مدنی قافلے کی برکت سے مجھے اپنی غلطی کا پتہ چلا ہے، میں تو آج تک اسی طرح پڑھتا آ رہا ہوں۔“

دوسری بات یہ ہے کہ مدنی قافلوں میں سفر کرنے کا مقصد چونکہ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسرے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنا بھی ہے۔ ذرا آپ اپنے سے پوچھئے! کیا آپ نے ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کر لی ہے؟ کیا آپ کو جو دُعائیں، سنتیں اور دینی مسائل یاد ہیں سب کو سکھا دیئے ہیں؟ یقیناً آپ کا جواب نفی میں ہو گا لہذا ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کے لیے مدنی قافلوں میں سفر کر کے ہی ہم اپنے اس عظیم مدنی مقصد میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کو یہ سنتیں اور دُعائیں یاد ہیں تو کیا انہیں دوبارہ دہرانے نیز کسی اور کو سکھانے کی بھی حاجت نہیں؟ کیا انہیں دہرانے اور دوسروں کو سکھانے پر ثواب نہیں ملے گا؟ جب

ثواب ملتا ہے اور یقیناً ملتا ہے اور دوسروں کو سکھانے کی حاجت بھی ہے تو پھر یہ بوریت اور وسوسے کیسے؟ درسِ نظامی پڑھانے والے اساتذہ سالہا سال سے ایک ہی کتاب پڑھا رہے ہوتے ہیں وہ بوریت محسوس نہیں کرتے تو آپ مدنی قافلوں میں سفر کرنے اور بار بار سیکھی ہوئی باتیں دہرانے اور دوسروں کو سکھانے سے بوریت کیوں محسوس کرتے ہیں؟ یاد رکھیے! ایک بار کوئی چیز سیکھ کر یاد کر لینے سے اس کا ثواب ختم نہیں ہو جاتا بلکہ دوسروں کو سکھانے اور پھر ان کے عمل کرنے سے وہ عملِ ثواب جاریہ کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ پھر یہ بھی ذہن نشین رہے کہ مدنی قافلے میں فقط سُنتیں اور دُعائیں ہی نہیں سیکھی اور سکھائی جاتیں بلکہ اور بہت ساری چیزیں ہیں جو مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی بدولت حاصل ہوتی ہیں مثلاً راہِ خدا میں سفر کرنے کے فضائل، راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کا اجر و ثواب، علم دین سیکھنے اور سکھانے کے فضائل، نمازِ باجماعت ادا کرنے کا اہتمام، نوافل کی ادائیگی اور تلاوتِ قرآن الغرض بہت سے نیک کام کرنے کا موقع ملتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے وہ کبھی بھی نہیں

چاہتا کہ کوئی مسلمان اپنی اور دوسرے لوگوں کی اصلاح کر کے ثواب کمانے

اور اپنی آخرت بہتر بنانے میں کامیاب ہو اس لیے وہ مختلف انداز میں طرح طرح کے وساوس میں مبتلا کر کے اس عظیم سعادت سے روکنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے لہذا آپ شیطانی وساوس کی طرف بالکل توجہ نہ دیجیے بلکہ شیطان کے تمام حربوں اور چالوں کو ناکام بناتے ہوئے جدول کے مطابق زندگی میں یکمشت 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں ایک ماہ اور عمر بھر ہر ماہ 3 دن کے لیے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نفس و شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچنے اور اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے خوشدلی کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی توفیق

عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار

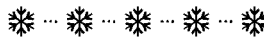
سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار (وسائلِ بخشش)



ماخذ و مراجع

✱	قرآن پاک	کلام الہی	✱ ✱ ✱ ✱
نام کتاب	مصنف / مؤلف	مکتبہ المدینہ	
1	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبہ المدینہ ۱۴۳۲ھ
2	خزانة العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ المدینہ ۱۴۳۲ھ
3	التحیر الکبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن الحسین رازی شافعی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
4	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ
5	سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
6	سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
7	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
8	مسند الامام ابی حنیفہ	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی، متوفی ۴۳۰ھ	مکتبہ الکوثر الریاض ۱۴۱۵ھ
9	مسند امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
10	مؤطا امام مالک	امام مالک بن انس، متوفی ۷۹ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
11	المجمع الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
12	المجمع الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
13	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین تہذیبی، متوفی ۵۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
14	مسند ابی یعلیٰ	شیخ الاسلام ابو یعلیٰ احمد بن علی بن شیبہ موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
15	جامع صغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ

16	جامع الاحادیث	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۲ھ
17	عمدة القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	مدینة الاولیاء ملتان
18	فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
19	مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۳ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۲ھ
20	مرآة المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	نشیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
21	نصابِ اصول حدیث	مجلس المدینة العلمیہ	مکتبۃ المدینة باب المدینة کراچی
22	حلیۃ الاولیاء	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی الشافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
23	الہدایۃ	امام بہان الدین علی بن ابی بکر غزالی، متوفی ۵۹۳ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
24	الدر المختار	محمد بن علی المروف بعلاء الدین حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
25	رد المختار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
26	خلاصۃ الفتاویٰ	علامہ طاہر بن عبد الرشید بخاری، متوفی ۵۴۲ھ	کونست
27	الاختیار	امام عبد اللہ بن محمود الحنفی، متوفی ۶۸۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
28	نور الانوار	شیخ احمد المعروف بہ ملا بیون الحنفی، متوفی ۶۸۳ھ	مدینة الاولیاء ملتان
29	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
30	بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینة باب المدینة کراچی
31	مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت



Tip1: Click on any heading, it will send you to the required page.

Tip2: at inner pages, Click on the Name of the book to get back(here) to contents.

فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط: 14)

۳۲

تمام درنوں کا سردار

فہرست

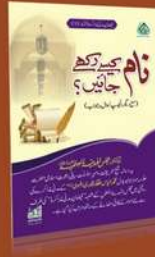
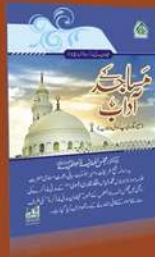
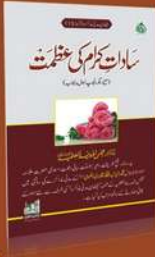
صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
17	کر سچن کے جنازے میں شرکت کرنا	2	دُرود شریف کی فضیلت
20	کافر کو مرحوم کہنا کیسا؟	2	جمعة المبارک کے فضائل
20	مسیبوقِ امام کے ساتھ سلام پھیر دے تو؟	6	جمعہ کے دن نیکی کا ثواب
21	جنت میں بلا حساب داخل ہونے والوں کی تعداد	6	جُمُعہ کے دن جہنم نہیں بھڑکایا جاتا
22	عتت کی تعریف	6	خطبہ جُمُعہ کے آداب
23	سمندر کے کنارے نیکر پہن کر نہانا	7	قیامت جُمُعہ کے روز قائم ہوگی
24	جہاں بدنگاہی ہوتی ہو وہاں سیر کیلئے جانا کیسا؟	8	علم اور علما کی اہمیت
25	مدنی قافلے میں سفر نہ کرنے کا ایک وسوسہ	12	علما کو بُرا بھلا کہنے والے کے بارے میں حکم
30	ماخذ و مراجع	14	کوئی عالم صاحبِ غصے میں آکر جھاڑ دیں تو؟



نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نماز مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❀ سنتوں کی تربیت کے لئے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❀ روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کے ذریعے مدنی اِثاعات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے فتنے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”مدنی اِثاعات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ



ISBN 978-969-631-614-5



0125379



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net